

4420 - تارك نماز كے ساتھ بائیکاٹ كرنا

سوال

اگر كسى كا قريبي رشتہ دار نماز ادا نہ كرتا ہو تو اس بنا پر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، تو كيا ہمارے ليے انہیں سلام كرنا جائز ہے، يا کہ ہم ان كے ساتھ بالكل تعلق نہ ركھیں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

نماز ترك كرنا اسلام كے عملی اركان ميں سے ايك ركن كو منہدم كرنا ہے، چنانچہ نماز دين اسلام كا ستون اور اس كا اساسی ركن ہے، اور تارك نماز كے ساتھ كسى بھى قسم كسى بھى حالت ميں سستی نہيں برتنی چاہيے، بلکہ اس كے رشتہ دار اور عزيز و اقارب كو چاہيے کہ وہ بے نماز كو نصيحت كرنے كے ساتھ اس كى راہنمائی بھى كريں، ليكن اگر وہ پھر بھى تسليم نہيں كرتا تو اس سے بائیکاٹ كرتے ہوئے اس كو سلام بھى نہ كريں، اور نہ ہى اس كے ساتھ بيٹھ كر كھائیں پئیں اور بيٹھیں، بلکہ اسے اس كے عظيم جرم كا احساس دلائیں ہو سكتا ہے وہ اسى طرح اپنے رب كى طرف رجوع كرتا ہوا توبہ كر لے.

تارك نماز كے متعلق علماء كرام كا موقف درج ذيل دو قولوں ميں بيان كيا جا سكتا ہے:

پہلا قول:

تارك نماز كافر ہے، عمر، على اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے يہی قول مروى ہے، اور حسن، شعبی، اوزاعی، عبد اللہ بن مبارك، اور محمد بن حسن رحمہم اللہ كا بھى يہی كہنا ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ سے ايك روايت يہی ہے.

انہوں نے درج ذيل فرمان نبوى صلى اللہ علیہ وسلم سے استدلال كيا ہے:

"بندے اور كفر كے درميان نماز كا ترك كرنا ہے"

اسے امام مسلم اور امام احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے روايت كيا ہے.

دوسرا قول:

وہ کافر نہیں، یہ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی رحمہم اللہ کا قول ہے، انہوں نے عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے بندے پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، چنانچہ جو بھی ان کی ادائیگی کرے اور ان کے حق کو ہلکا سمجھتے ہوئے ان میں سے کوئی نماز ضائع نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے اسے جنت میں داخل کرے، اور جو کوئی انہیں ادا نہیں کرتا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی عہد اور ذمہ نہیں، اگر چاہے تو اسے عذاب دے، اور اگر چاہے تو اسے جنت میں داخل کر دے"

اسے امام دارمی نے مسند دارمی حدیث نمبر (1531) میں اور امام مالک نے الموطا حدیث نمبر (248) اور امام احمد نے مسند احمد حدیث نمبر (21690) میں روایت کیا ہے۔

اس کے باوجود دونوں فریق اس پر متفق ہیں کہ اگر وہ نماز ترک کرنے سے باز نہیں آتا تو اسے توبہ کے لیے تین روز کا موقع دیا جائیگا، اگر وہ انکار کرتا ہے تو اس کا انجام قتل ہے۔

واللہ اعلم .